منقبت

لاکھوں کی ہو یلغار کوئی بات نہیں ہے
غازیؑ کے لئے یار کوئی بات نہیں ہے

یہ ٹھوکروں سے رَن میں اڑائے گا سروں کو
لایا نہیں تلوار کوئی بات نہیں ہے

مشکیزے میں پانی کو ابھی قید کرے گا
خود پیاسہ ہے جیدار کوئی بات نہیں ہے

مِل جائے گی جنت تو بِنا الفتِ حیدرؑ
ایسی مرے سرکار کوئی بات نہیں ہے
کچھ سورما کہتے تھے گئی بھاڑ میں عزت
ہم بچ تو گئے یار کوئی بات نہیں ہے

حیدرؑ سا حشم شیخ جی لائیں گے کہاں سے
لے جانے دو تلوار کوئی بات نہیں ہے

مولائی ہوں جب چاہوں زمانے کو بدل دوں
یہ بات مرے یار کوئی بات نہیں ہے

پروانۂ مدحت کی اڑانوں کے مقابل 395
جبرئیلؑ کی رفتار کوئی بات نہیں ہے

ہو جائیگا وہ ٹھیک اُسے مجلس میں تو لاؤ
صدیوں کا ہے بیمار کوئی بات نہیں ہے

جب سنتے ہیں کٹ سکتا ہے سر عشق میں شہہؑ کے
کہتے ہیں عزادار کوئی بات نہیں ہے

اللہ تیرا شکر کہ گوہرؔ کے لبوں پر
جُز ذکرِ علمدارؑ کوئی بات نہیں ہے